سوال

(119) خاوند کی اجازت کے بغیر صدقہ وخیرات کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا بیوی آدمی کے بغیر پوچھے صدقہ وخیرات دے سکتی ہے؟ حدیث سے وضاحت کریں۔ (عبدالقادر گوجرانوالہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کو اپنے خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر مال خرچ نہیں کرنا چاہیے ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لا تنفق امرأة شيئا من بيت زوجها إلا بإذن زوجها قيل: يا رسول الله ولا الطعام؟ قال ذاك أفضل أموالنا"

"عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے۔ کہا اے اللہ کے رسول اور غلہ بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ تو ہمارے افضل مالوں سے ہے۔"

(ابوداؤد (3565) ترمذی (670) ابن ماجہ (2398) مسند احمد 5/267 مسند طیالسی (1127) المصنف لعبد الرزاق (16621) التمہید 1/230 بیہقی 4/193-194 شرح السنة 6/204)

معلوم ہوا کہ جب ایسا صدقہ وخیرات جو غلے سے کم قدر وقیمت والا ہو وہ خاوند کی اجازت کے بغیر خرچ نہیں کر سکتی تو جو غلہ افضل اموال سے ہے وہ کیسے خرچ کر سکتی ہے۔ (تحفة الاحوذی 3/288) اگر عورت کو معلوم ہو کہ صدقہ وخیرات کرنے سے مرد روکتا نہیں بلکہ پسند کرتا ہے تو پھر خرچ کرنے میں کوئی حرج نہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اذا تصدقت المراة من بيت زوجها كان لها به اجر وللزوج مثل ذلك وللخازن مثل ذلك ولا ينقص كل واحد منهم من اجر صاحبه شيئا بما كسب ولها بما انفقت"

"جب عورت اپنے شوہر کے گھر سے صدقہ کرتی ہے تو اسے اس کا اجر ملتا ہے اور شوہر کو بھی اسی طرح اجر ملتا ہے اور خزانچی کو بھی اس کی مثل اجر ملتا ہے اور ہر ایک دوسرے کے اجر کو کم نہیں کرتا۔ مرد کے لیے اس کی کمائی کا اجر اور عورت کے لیے اس کے خرچ کرنے کا اجر ہے۔"

(ترمذی (671) نسائی کبریٰ 2/35)

عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں یوں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اذا اعطت المراۃ بین بیت زوجہا بطیب نفس غیرہ مفسدۃ کان لہا مثل اجرہ لہا ما نوت حسنا وللخازن مثل ذلک"

"جب عورت شوہر کے گھر سے خوشی کے ساتھ عطیہ دے اور عطیہ میں اسراف کرنے والی نہ ہو اس کے لیے شوہر کی مثل اجر ہے اور عورت کے لیے وہ ہے جو اس نے اچھی نیت کی اور خازن کو بھی اسی کی مثل اجر ہے۔

(ترمذی (672) نسائی کبری 5/379)

علامہ مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ اس کی شرح میں رقمطراز ہیں۔

"وہذا محمول علی اذن الزوج لہا بذلک صریحا او دلالۃ"

(تحفۃ الاحوذی 3/390)

"یہ عورت کے لیے شوہر کی اجازت پر محمول ہے خواہ یہ اجازت صراحۃ ہو یا دلالۃ۔"

مطلب یہ ہے کہ مرد نے عورت کو واضح طور پر خرچ کرنے کی اجازت دے رکھی ہو یا اس کے عمل سے معلوم ہو کہ یہ عورت کے خرچ کرنے پر وہ ناراض نہیں ہوتا۔ مرقاۃ شرح مشکوۃ 4/435 میں یہ قول بھی ہے کہ یہ معاملہ اہل حجاز کی عادت کے موافق ہے۔ ان کی عادت تھی کہ انہوں نے اپنی بیویوں اور نوکروں کو اجازت دے رکھی تھی کہ وہ مہمان نوازی کریں۔ سائل، مساکین اور پڑوسیوں کو کھلائیں، پلائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اس اچھی عادت اور عمدہ خصلت پر شوق دلایا ہے۔

لہذا عورت کو شوہر کی طرف سے جب اجازت ہو، خواہ یہ اجازت وضاحت کے ساتھ ہو یا کسی اور طریقے سے تو اسے خرچ کرنا چاہیے۔ مرد کی طرح عورت کو بھی اجر ملے گا۔ مرد کو کمائی کرنے کی وجہ سے اور عورت کو خرچ کرنے کی وجہ سے۔ ہمارے گھروں میں مرد حضرات کی عادت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے اور خواتین اللہ کی راہ میں عطیات وصدقات خرچ کرتی رہتی ہیں اور شوہر اس پر ناراض نہیں ہوتے۔ بہر کیف عورت کو شوہر کی اجازت و رضامندی حاصل کر لینی چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

جلد3۔کتاب الجامع-صفحہ569

محدث فتویٰ